Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

The Eminence of Imam Abu Hanifa: A Comprehensive Study of His Juristic Authority, Historical Legacy, and Scholarly Contributions

مقامِ امام اعظم ابو حنیفہؒ: فقہی عظمت، تاریخی حیثیت اور علمی خدمات کا تحقیقی جائزہ

Dr. Hafiz Khalil Ahmad Qadri
Ph.D in Islamic Studies, College Of Shariah & Islamic Sciences, Minhaj University, Lahore | Islamic Scholar and Educator, Teaching Dars-E-Niẓāmī Syllabus at Jamia Hajveria Since 1998
Email: drkhalilahmadqadri@gmail.com

Abstract

This research paper presents a comprehensive and critical study of the scholarly stature, juristic authority and historical significance of Imam al-Aʿẓam Abu Hanifa Nu‘man ibn Thabit (رحمه الله), widely recognized as the founder of the earliest systematically codified school of Islamic jurisprudence. It examines his unique proximity to the era of the Salaf, his connection to the noble Companions through authenticated chains, and his status as a Tabi‘i, supported by historical reports affirming his encounters with several Sahaba. The paper highlights the methodological brilliance of Imam Abu Hanifa in the realms of fiqh, legal reasoning, analogical deduction, and juristic prioritization, underscored by endorsements from great scholars such as Imam Shafi‘i, Ibn Hajar, Ibn al-Qayyim, al-Dhahabi, and numerous muhaddithun who acknowledged his unparalleled intellectual depth. It further explores his stringent criteria regarding the acceptance of hadith, his emphasis on reliability, memorisation, sanad continuity, and the preservation of prophetic guidance through rigorous principles. The study responds to classical and modern criticisms by demonstrating how major objections—especially those in Ibn Abi Shaybah's compilation—were addressed by authoritative scholars across centuries. Moreover, the research evaluates the reasons behind the dominance of the four Sunni schools, the preservation of fiqh through structured codification, and the socioreligious factors that secured the enduring relevance of the Hanafi School. Finally, the paper argues that Imam Abu Hanifa's legacy—rooted in piety, intellectual clarity, deep

understanding of the Qur’an and Sunnah, and service to the Ummah—remains a foundational pillar for Islamic legal theory and contemporary jurisprudential inquiry.

Keywords: Imam Abu Hanifa, Hanafi Jurisprudence, Islamic Legal Theory, Tabi‘I Scholarship, Hadith Methodology, Fiqh Codification, Sunni Legal Tradition

تمہید

اسلامی فقہ اور علمِ دین کی تاریخ میں امام ابو حنیفہؒ کا مقام بے حد بلند ہے۔ وہ نہ صرف ایک عظیم فقہی رہنما تھے بلکہ ایک عمیق مفکر، دانشور، اور عدل وانصاف کے علمبردار بھی تھے۔ ان کی فقہی اصولیات اور اجتہادی رویے نے اسلامی معاشرت اور قانون سازی پر گہرے اثرات مرتب کیے، جو آج بھی حنفی مکتبِ فکر کے پیروکاروں کے لیے رہنما اصول ہیں۔ تحقیق کے اس مضمون کا مقصد امام ابو حنیفہؒ کی علمی خدمات اور ان کی فقہی شخصیت کا جامع جائزہ پیش کرنا ہے تاکہ ان کی تعلیمات اور اصولوں کی روشنی میں اسلامی فقہ کی ترقی کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔امام ابو حنیفہؒ کی زندگی اور تعلیمات کو تاریخی اور سماجی پس منظر میں دیکھنا ضروری ہے۔ آپؒ کی علمی تربیت، بغداد اور دیگر علمی مراکز میں درس وتدریس، اور آپؒ کے اجتہادی اصول اسلامی فقہ کی بنیاد میں انقلاب کا سبب بنے۔ ان کی شخصیت کا مطالعہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ کس طرح ایک فرد کی علمی بصیرت اور اصولی سوچ معاشرتی و قانونی نظام پر دیرپا اثر ڈال سکتی ہے۔ اس پس منظر کی روشنی میں یہ تحقیق امام ابو حنیفہؒ کی علمی اور فقہی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لے گی۔ اس تحقیق کا مسئلہ مرکزیہ ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی فقہی اور اجتہادی شخصیت نے اسلامی فقہ کی ترقی میں کس طرح اہم کردار ادا کیا، اور ان کے اصول آج کے فقہی مسائل کے حل میں کس حد تک مؤثر ہیں۔ تحقیق کے مقاصد میں امام ابو حنیفہؒ کی زندگی کے اہم مراحل کی تفہیم، ان کے فقہی نظریات اور اجتہادی اصولوں کی وضاحت، اور ان کے علمی اثرات کا تجزیہ شامل ہیں۔ تحقیقی سوالات میں شامل ہیں: امام ابو حنیفہؒ کی فقہ کی بنیادیں کیا ہیں؟ ان کے اجتہادی اصول کس طرح آج کے مسائل پر اطلاق پذیر ہیں؟ اور ان کے علمی اثرات آج کے مسلم معاشروں پر کس حد تک موجود ہیں؟

تعارف

حضرت سید امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان ہستیوں میں سے ہیں جن کو مؤسس و بانیٔ فقہ کہا جا سکتا ہے امام اعظم کے لفظ سے کئی لوگوں کو شبہ پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ آقا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم ہی سید الانبیاء وخاتم الانبیاء ہیں نیز امام اعظم کہنے کا مطلب ہے کہ آپ کے پایہ کا کوئی امام نہیں تھا ورنہ تو پھر قرآن وحدیث کے مقامات میں اشکال پیدا ہو گا مثلاً اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے متعلق فرمایا:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

وَ اَنِّیۡ فَضَّلۡتُکُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ(البقرہ 122:2)

میں نے بنی اسرائیل کو تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔

حالانکہ آقا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے فرمایا کہ "خيرالقرون قرني" میرا زمانہ ہر زمانے سے بہتر وافضل ہے۔اب آیت اور حدیث میں تعارض نہیں بلکہ آیت کا مطلب ہے کہ بنی اسرائیل کو اپنے زمانے اور وقت کے اعتبار سے رتبہ حاصل تھا۔

اب ہم چند وجوہ سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ کی افضلیت برائمہ ثابت کرتے ہیں۔

(1)تاریخ ولادت وانتقال اور کل عمر کے اعتبار سے افضلیت

اسماءالائمہ	تاریخ پیدائش	تاریخ انتقال	کل عمر
امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ	۸۰ھ	۱۵۰ھ	۷۰سال
امام مالک رحمۃاللہ تعالی علیہ	۹۰ھ	۱۷۹ھ	۸۹سال
امام شافعی رحمۃاللہ تعالی علیہ	۱۵۰ھ	۲۰۴ھ	۵۴سال
امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ تعالی علیہ	۱٦۴ھ	۲۴۱ھ	۷۷سال

تاريخ نعمان يكن سيف سطا
ومالك في قطع جوف ضبطا
والشافعي صبن برند
واحمد يسبق امر جعد
فاحسب على ترتيب نظم الشعر
ميلاد هم فموتهم العمر

کسی دانا نے ائمہ اربعہ کا سن ولادت عمر تاریخ اور انتقال کو مذکورہ بالا اشعار میں جمع کردیا نکتہ کی بات یہ ہے کہ حروف ابجد کے اعتبار سے ہر امام کیلئے تین کلمات استعمال کیے گئے پہلے کلمہ میں سن ولادت دوسرے میں سن انتقال اور تیسرے میں مجموعی عمر کا بیان کیا گیا ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ

آپ کیلئے مذکورہ نظم میں یہ تین کلمات استعمال ہوئے: ۱۔یکن ۲۔سیف ۳۔سطا

1. تاریخ پیدائش ۸۰ ھجری — حروف ابجد(یکن)ی۱۰ +ک۲۰+ن۵۰=۸۰
2. تاریخ انتقال ۱۵۰ ھجری — حروف ابجد(سیف)س۶۰ +ی۱۰ +ف۸۰=۱۵۰
3. کل عمر ۷۰سال — حروف ابجد(سطا)س۶۰+ ط۹+۱=۷۰

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

امام مالک رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

آپ کیلئے نظم میں تین کلمات استعمال ہوئے:۱۔فی ۲قطع۔جوف

1. تاریخ پیدائش ۹۰ھجری — حروف ابجد(فی)ف۸۰+ی۱۰=۹۰
2. تاریخ انتقال ۷۹ھجری — حروف ابجد(قطع)ق۱۰۰ +ط۹ + ع۷۰=۱۷۹
3. کل عمر ۸۹سال — حروف ابجد(جوف)ج۳+و٦ +ف۸۰=۸۹

امام شافعی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ محمد بن ادریس

آپ کیلئے بھی مذکورہ بالا نظم میں تین کلمات مستعمل ہیں۔ا صین ۲۔بر ۳۔ند

1. تاریخ پیدائش ۱۵۰ھجری — حروف ابجد(صین)ص ۹۰+ی۱۰ + ن۵۰ =۱۵۰
2. تاریخ انتقال ۲۰۴ھجری — حروف ابجد (بر) ب۲+ب۲+ر۲۰۰=۲۰۴
3. کل عمر ۵۴سال — حروف ابجد(ند)ن۵۰+د۴=۵۴

امام احمد بن حنبل رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ

آپ کیلئے بھی مذکورہ بالا نظم میں تین کلمات مستعمل ہیں:ا۔بسبق ۲۔امر ۳۔جعد

1. تاریخ پیدائش ۱٦۴ھجری — حروف ابجد(بسبق)ب۲ + س٦۰ + ب۲ + ق۱۰۰ = ۱٦۴
2. تاریخ انتقال ۲۴۱ھجری — حروف ابجد(امر) ا۱+م۴۰ +ر ۲۰۰= ۲۴۱
3. کل عمر ۷۷سال — حروف ابجد(جعد)ج۳+ ع ۷۰+د ۴ = ۷۷

اس سے معلوم ہوا کہ امام اعظم کی ولادت ۸۰ھ میں ہے جو کہ زمانہ رسالت کے قریب ترین زمانہ ہے بحکم حدیث شریف" خير القرون قرنی ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم "الخ اور فرمان رسالت بھی ہے کہ قیامت کی علامت میں سے ہے کہ ہر آنے والا ان پچھلے دن سے برا ہو گا لہذا آپ کا زمانہ باقی سب ائمہ فقہ وحدیث سے بہترین ہے لہذا قابل اعتماد ہے۔

(2)حصول فیض صحابہ کے سبب افضلیت

آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے تین واسطوں سے شاگرد تھے: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

1. فقیہ عراق حضرت ابراہیم بن علقمہ بن قیس م62ھ نے اور ان سے
2. فقیہ عراق حضرت نخعی رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ ۹٦ھ نے اور ان سے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

3. فقیہ عراق حضرت حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ م 120ھ نے ان سے امام الائمہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے علم نبوت حاصل کیا اور یوں کل چار واسطوں سے آپ آقا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے فیض یافتہ ہوئے۔

(3)تدوین فقہ کے اعتبار سے افضلیت

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے شرعی لاء بنانے کیلئے اولین فقہ کی تدوین کی۔ حضرت علامہ شامی نے یوں کہہ دیا:

كيف لا يختص بامر عظيم وهو كالصديق .([1])

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ امر عظیم کے ساتھ کیوں نہ مختص ہوتے وہ تو یار غار خلیفہ اول بلا فصل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کی طرح ہیں۔

علامہ شامی فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان وجہ شبہ دو طرح ہے:

پہلی وجہ شبہ

آقا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مشورے سے جمع قرآن کا منصوبہ بنایا تاکہ کلام پاک کتابی شکل میں پیش کیا جائے اسی طرح امام اعظم سے پہلے صحابہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے سب سے پہلے فقہ کو ابواب وفصول کی ترتیب پر مدون کیا اس کے بعد اس طرز پر امام ماک نے مؤطا کو امام صاحب کی تقلید میں ترتیب دیا یوں جمع ترتیب اور تدوین میں امام اعظم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہوئے۔

دوسری وجہ شبہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ نفس ایمان میں ہے کہ جس طرح مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور کی نبوت ورسالت پر ایمان لا کر تصدیق وصدیقیت کا دروازہ کھولا اور امام اعظم ابو حنیفہ نے سب سے پہلے فقہ کی ترتیب وتالیف کر کے تدوین فقہ کا دروازہ کھولا۔

ان دو قولوں میں سے رائج کون سا ہے علامہ شامی کے استاد شیخ یعلی نے اشباہ کے حاشیہ میں پہلی توجیہ کو راجح قرار دیا جبکہ شارح اشباہ والنظائر علامہ حموی السید احمد بن محمد الحموی المصری نے قول ثانی کو ترجیح دی ہے۔([2])

(4)حضرت سیدنا امام اعظم کی فقہی فوقیت

یوں تو سب فقہاء کرام ہی فقہی کمال کے لحاظ سے قابل صد احترام ہیں لیکن ان میں جو فقاہت امام صاحب کو حاصل ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں اس لیے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ بھی بول اٹھے:

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

الناس في الفقه عيال على ابی حنيفة . (3)

لوگ فقہ میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے خوشہ چین ہیں۔

مزید براں علامہ محمد بن ابراہیم الوزی الیمانی المتوفی ۷۷۰ ھ رقمطراز ہیں:

اگر امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ جاہل ہوتے اور علم کے زیور سے خالی ہوتے تو احناف میں علم کے پہاڑ مثلا قاضی ابو یوسف، امام محمد حسن شیبانی، امام طحاوی، امام کرخی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اوران جیسے دیگر حضرات اوران سے کئی گنا زیادہ بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے گرویدہ نہ ہوتے احناف کے گروہ کے علماء ہندوستان، شام، مصر، یمن، جزیرہ مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، عراق عرب اور عراق عجم میں ۱۵۰ ھ سے لے کر آج کے دن تک چھ سو سال سے زیادہ عرصہ سے چلے آرہے ہیں اور وہ ہزاروں میں شمار نہیں ہو سکتے اور کئی ملکوں میں ان کا پھیلاؤ ہے جو احاطہ شمار سے باہر ہے اور وہ سب اہل علم ارباب فتوی، اصحاب ورع و تقوی ہیں۔(4)

(5) حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ بحیثیت تابعی ہونے کے

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا تابعی ہونا اور چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملاقات کا ہونا بھی باعث فضیلت و برتری ہے اکثر محقق علماء کے نزدیک امام اعظم کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی۔(5)(6) (7) اور نکتہ کی بات یہ ہے کہ متعدد صحابہ کرام کی وفات ۸۰ھ کے بعد ہوئی۔ باحوالہ اسماء گرامی:

1. حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ المتوفی ۹۳ھ۔ بقول خلیفہ بن خیاط اور ھ ۹۵ کے مقابلہ میں ۹۳ھ والا قول اصح ہے۔(8)
2. حضرت عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ المتوفی ۸۸ھ/۸۷ھ/۸۶ھ/۸۵ھ۔ (9)
3. حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کی وفات ۸۵ھ میں ہوئی۔(10)
4. حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ المتوفی ۹۶ھ حضرت امام بخاری، ابن حبان اور ترمذی نے ان کو صحابہ کرام میں شمار کیا ہے۔(11)
5. حضرت محمود بن الربیع المتوفی ۹۹، علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روی عن النبی صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم (12)(13): انہوں نے آقا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم سے روایت کی ہے۔
6. حضرت ہرماس بن زیادہ الباہلی رضی اللہ عنہ کے متعلق حافظ ابن حجر لکھتے ہیں: "روی عن النبی صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم، اور حضرت عکرمہ بن عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ۱۰۲ھ میں میری ان سے ملاقات ہوئی۔"(14)
7. حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ جن کے متعلق امام مسلم فرماتے ہیں: ۱۰۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔"

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

علامہ طاش کبری رحمۃاللہ تعالی علیہ کا حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں، رقمطراز ہیں:

"فقداتفق المحدثون على ان اربعةمن الصحابةكما نوا على عهد الامام في الحياة فان تنازعوا في الرواية عنهم ".([15])

محدثین عظام اس بات پر اتفاق کیسے ہوئے ہیں کہ امام صاحب کے زمانہ میں چار حضرات صحابہ کرام زندہ تھے اگرچہ محدثین نے ان سے روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے۔

اسماء گرامی بمع تاریخ انتقال باحوالہ ذکر کر دیے ہیں جبکہ جمہور حضرات محدثین کا قاعدہ تو صحیح مسلم کے مقدمہ میں یوں درج ہے کہ روایت کے درست ہونے کیلئے ملاقات ہی کافی ہے:

"ان القول الشائع المتفق عليه بين اهل العلم بالاخيار والروايات قديما و حديثا".

ترجمہ: بلاشبہ عام قول پر اہل علم کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے متقدمین ومتاخرین کے درمیان اخبار وروایات کے بارے میں کہ ملاقات کا امکان ہی کافی ہے۔

اور علامہ حافظ ابوالفداء اسماعیل بن کثیر نے تو سات صحابہ کرام کی صراحت کر دی ہے: "امام اعظم ابو حنیفہ چار اصحاب مذہب میں سے ایک امام ہیں جن کی بکثرت پیروی کی جاتی ہے اور ان دیگر حضرات ائمہ کرام سے ان کی وفات بھی پہلے ہوئی ہے کیونکہ امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ پایا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور کہا گیا ہے کہ ان کے علاوہ اوروں کو بھی دیکھا ہے اور بعض مؤرخین سے مروی ہے کہ سات حضرات صحابہ سے انہوں نے روایت کی ہے۔"([16])

مقام ابو حنیفہ محدثین کے اعتماد کے تناظر میں

یوں تو دنیا میں جو بھی اہل حق گذرے ہیں ان کے مخالف ضرور پیدا ہوئے کیونکہ محسود ہونا بھی تب ہی ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ملتی ہیں۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے احوال رجال پر تہذیب التہذیب لکھی ہے جو کہ امام مزی کی کتاب تہذیب کی تہذیب ہے، آپ مبنی برانصاف بات کرتے ہیں:

الناس في ابي حنيفة حاسد وجاهل.

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ کے متعلق بری رائے رکھنے والے کچھ ان میں سے حاسد اور کچھ جاہل ہیں۔

اور مزید آپ لکھتے ہیں:

قاضی احمد بن عبدہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہم ابن عائشہ کے پاس بیٹھے تھے کہ اس نے امام ابو حنیفہ کی ایک حدیث بیان کر کے کہا کہ تم لوگ اگر آپ کا دیدار کر لیتے تو ضرور آپ کی چاہت کرتے پس تمہاری اور ان لوگوں کی مثال اس شعر میں مذکور ہے:

CC BY

Published:
March 29, 2025

اقیموا علیهم ویلکم لا ابائکم من اللوم اوسد و المکان الذی سدوا

ترجمہ: تمھیں ہلاکت ہو تمھارے باپ مر جائیں امام اعظم ابو حنیفہ پر ملامت کی زبان بند کر دیا پھر اس مکان کو پر کر و جس کو انھوں نے پر کیا تھا۔

عصر حاضر کے غیر مقلدین تو اکثر ان پر کیچڑ گراتے رہتے ہیں لیکن اس سے آپ کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا ہے کیونکہ چور وہاں ہی چوری کرتا ہے جہاں اس کو مال نظر آتا ہے بقول امام متنبی ان کے جواب کے لیے ایک شعر کافی ہے:

اذا انتك مذ متی من ناقص فهی الشهادة لي بأني كامل

ترجمہ: جب تیرے پاس کسی ناقص کی طرف سے میری مذمت ہو تو سمجھ لے کہ وہ اس بات کی شہادت ہے کہ میں کامل ہوں۔

شرائط حدیث میں امام اعظم کا مقام

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃاللہ تعالی علیہ نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ کی راوی و مروی عنہ کی شرائط پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ آپ کی شرائط بڑی کڑی اور سخت تھیں۔

1. چنانچہ امام سفیان ثوری رحمۃاللہ تعالی علیہ المتوفی ۱۶۱ھ فرماتے ہیں: "امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ صرف وہی احادیث لیتے تھے جو ان کے نزدیک صحیح اور ثقات سے مروی ہوتی تھیں۔([17])
2. امام یحیٰ بن معین المتوفی ۲۳۳ھ فرماتے ہیں: "امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ صرف وہی احادیث بیان کرتے تھے جو ان کو معلوم ہونے کیساتھ یاد ہوتی تھیں۔([18])
3. امام حاکم المتوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں: امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ کی حدیث میں یہ شرط تھی کہ راوی نے بالمشافہ حدیث اپنے شیخ سے سنی ہو اور پھر وہ اس کو یاد بھی ہو تب وہ اس کو بیان کرنے کا مجاز ہے۔([19])
4. علامہ ابن خلدون المتوفی ۸۰۸ھ لکھتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ علم حدیث میں کبار مجتہدین میں شمار ہوتے ہیں اس لیے محدثین نے اس کے مسلک اور مذہب پر اعتماد کیا ہے۔([20])
5. مشہور غیر مقلد شارح ترمذی مولوی عبد الرحمن مبارکپوری لکھتا ہے: "حدیث کی قیود و شرائط کے بارے میں جتنی تشدید اور پابندی اور احتیاط امام ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ نے کی ہے اور کسی نے اس کا اتنا ثبوت نہیں دیا،([21]) اب بھوپالی کا تبصرہ دیکھیں۔
6. مولوی صدیق خان المتوفی ۱۳۰۷ھ کہتا ہے: " امام اعظم کوفی چنانچه در علم دین منصب امامت دارد همچناں در زہدعبادت امام سالکان است" . امام اعظم کوفی چنانچہ علم دین میں امامت کا منصب رکھتے ہیں اس طرح زہد (دنیا سے بے رغبتی) اور عبادت میں اصحاب طریقت کے امام ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کی نظر میں مقام امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں: "خواب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو دیکھا کہ حضور فرمارہے ہیں ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ تجھے اللہ نے میری سنت زندہ کرنے کیلئے بنایا ہے گوشہ نشینی کا عزم نہ کر۔ چنانچہ آپ نے خدمت دین شروع کر دی اور بڑے بڑے مشائخ کرام کے مثل ابراہیم بن ادھم اور فضیل بن عیاض، داود طائی، بشر حافی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے استاد ہوئے۔(22)

مزید فیض عالم رقمطراز ہیں: حضرت یحیٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم میں حضور کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: ابو حنیفہ کے علم کے پاس۔

نکتہ عظیمہ جس کی نماز کامل نہیں وہ ولی نہیں ہو سکتا

اکابرین اولیا حضرت فیض عالم حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالی علیہ حضرت خواجہ عثمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہارون/ہارونی، حضرت مسعود ملت قبلہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ تعالی علیہ ، حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الہی دہلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، حضرت قبلہ عالم پیر سائیں عظیم پاک، حضور سائیں لالہ محمد اشرف رحمۃ اللہ تعالی علیہ، حضرت پیر سواگ رحمۃ اللہ تعالی علیہ، خواجہ نقشبند حضرت قبلہ شاہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، قبلہ خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ تعالی علیہ، فاتح مرزائیت قبلہ عالم پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ سرکار گولڑہ سب امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے مقلد تھے اگر احناف کی نماز کامل نہ ہو تو ولی کیسے بن گئے؟ اگر قوم وملت ان ہستیوں کو اولیاء اللہ مانتی ہے تو نتیجہ یہ نکلا حنفی نماز سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے مطابق ہے۔ احادیث لینا کیسے جائز ہوا؟ ثناء اللہ غیر مقلد شمع توحید میں لکھتے ہیں: "آج سے تقریبا اسی سال پہلے سب مسلمان قریب ہی خیال کے تھے جس کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔(23)

کیا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور آپ کی مخالفت میں کتب یا سب اہل حق کی مخالفت میں کتب لکھی گئیں؟

امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ کا زمانہ نبوت کے زمانہ کے قریب ترین تھا کیونکہ آپ کا انتقال ۱۵۰ ھ کو ہوا۔ آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے دیکھا لہذا صحابہ کرام کی نماز کے مطابق فقہ حنفی کی نماز جو عین اتباع رسول صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم ہے لیکن (الحق مر) حق کڑوا ہوتا ہے اور ساتھ یہ بھی روایت بیان کی جاتی ہے،"الساکت عن الحق شیطان اخرس "حق بات پر خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے، اس لحاظ سے اکابرنے جو باہمی معاملات کیے وہ ان کے

CC BY

Published:
March 29, 2025

حافظے، خلوص، نیات میں اخلاص تک کہاں کوئی پہنچ سکتا ہے۔(موت البراء كبرنا) بڑوں کی رحلت نے ہمیں بڑا بنادیا ورنہ (ما انا الا طو يلب العلم) ہم چھوٹے طالب علم ہیں۔

امام کبیر حافظ ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ رحمۃاللہ تعالی علیہ المتوفی ۲۳۵ ھ تیسری صدی ہجری کے معروف محدث ہیں جن کا ذخیرہ حدیث مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃاللہ تعالی علیہ کے نام سے کتب حدیث میں وقیع حیثیت کا حامل ہے اور حافظ صاحب نے مصنف ابن ابی شیبہ رحمۃاللہ تعالی علیہ میں ایک مستقل باب جس طرح امام بخاری رحمۃاللہ تعالی علیہ نے کتاب الحیل بخاری میں آپ کے خلاف باندھا یہ آپ کے یعنی امام بخاری رحمۃاللہ تعالی علیہ کے دادا، استاذ ہیں ایک مستقل عنوان قائم کر رہے ہیں:

هذا ما خالف به ابو حنيفة الاثر الذي جاء عن رسول الله صلى الله عليه واله واصحابه وسلم

ترجمہ: یہ وہ امور ہیں جن میں ابو حنیفہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کی حدیث کے خلاف فتوی دیا ہے۔

اس عنوان کے تحت محدث مذکور نے تقریبا ایک سو پچیس مسائل کا ذکر کیا ہے حالانکہ یہ بھی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃاللہ تعالی علیہ پر الزام ہے بلکہ ان مسائل میں امام اعظم رحمۃاللہ تعالی علیہ نے جو فتوی دیا اس کی بنیاد بھی قرآن وحدیث پر ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ مختلف الحدیث اور احادیث متعارضہ میں سے آپ نے اپنے اصول کے مطابق ترجیحات قائم کی ہیں جو ہر مجتہد کا حق اور منصب ہے اسے حدیث رسول کے خلاف کیسے تعبیر کیا جاسکتا ہے جبکہ آپ کا فرمان ہے: اذاصح الحديث فهو مذهبي۔ جب بھی میرے قول کے مخالف صحیح حدیث مل جائے وہی میرا مذہب ہے یہی وجہ ہے کہ امام صاحب حق پر تھے تو اس کتاب کے اعتراضات کے رد میں کئی لوگوں نے امام صاحب کے دفاع میں اور مذکور حدث کی تردید میں مندرجہ ذیل کتب لکھی ہیں:

نام مصنف	نام کتاب	زبان	المتوفی
حافظ عبدالقادر القرشي الحنفي	الدر المنيفه في الرد على ابن ابى شيبه فيها اورده على ابى حنيفه	عربی	۷۷۵ھ
امام قاسم بن قطلوبغا الحنفی	الأجوبة المنيقة عن اعتراضات ابن ابى شيبه على ابى حنيفه	عربی	۸۷۹ھ
علامہ محمد زاہد الكوثري	النكت الطريقة في التحدث عن ورود ابن ابى شيبه على ابى حنيفه	عربی	۱۲۷۲ھ
مولوی احمد حسن سنبھلی	الاجوبة اللطيفة عن بعض رد ابن ابى شيبه على ابى حنيفه	اردو	۱۳۳۳ھ
ابویوسف محمد شریف	تائيد الامام با حاديث خير الانام	اردو	۱۳۷۰ھ
حافظ محمد عمار خان ناصر	امام اعظم ابو حنیفہ عمل بالحدیث، امام ابو بکر بن ابی شیبہ کے ایک سو پچیس اعتراضات کی علمی تحقیق	اردو	
حافظ محمد بن یوسف صالحہ	الرد على من رد على ابي حنيفه	عربی	۹۴۲ھ

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

قارئین کستوری وہ ہوتی ہے جو خود خوشبو بکھیرتی ہے ابوالحسن دیلمی نے قصیدہ مہیار بن مردویہ میں فرمایا:

اعدد کر نعمان اعدان ذکرہ من ما کررتہ یتضوع،

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ کا ذکر بار بار کرتے رہا کرو کیونکہ ان کا ذکر کستوری کی مانند ہے جو خوشبو پھیلاتی ہے۔

جب بھی کستوری لگاؤ خوشبو پھیلتی ہے۔فقط احناف ہی نہیں بلکہ موالکیہ میں سے اس جماعت کے سرخیل فقیہ اصغ بن خلیل قرطی کو مصنف ابن ابی شیبہ سے اس قدر غصہ اور ناراضگی میں آگئے یہاں تک کہہ دیا:

لان یکون فی تا بوتی رأس خنزیر احب الی من،

ترجمہ: میرے تابوت میں اگر خنزیر کا سر ہو تو مصنف ابن ابی شیبہ کے ہونے سے بہتر ہے۔

امام اعظم ہی کے خلاف کتب نہیں لکھی گئیں بلکہ علمائے اہل سنت، شافعی، مالکی، حنبلی میں سے اکثر کے خلاف کسی نہ کسی جہت سے کتب تحریر کی گئی ہیں تنقید اگر بطور اصلاح و خیر خواہی ہو تو اس کو اختلاف امتی رحمہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔مشہور محدث وفقیہ محمد بن عبد اللہ بن عبدالحکیم مالکی جو مصر کے فقیہ اور امام شافعی کے تلامذہ میں سے ہیں امام شافعی کے رد میں ایک مستقل کتاب لکھی ہے۔(24) جس کا نام الرد علی الشافعی فی ما خالف فی الکتاب و السنہ یعنی ان مسائل میں امام شافعی کا رد کہ جن میں ان سے کتاب اللہ اور حدیث رسول میں نیم کی مخالفت ہوئی ہے۔یہ مت سمجھیں کہ ائمہ قرآن وحدیث کے خلاف چلتے تھے بلکہ دراصل یہ اجتہادی مسائل ہیں اور ان میں ضروری نہیں کہ جو روایت ایک کے نزدیک قابل قبول ہو وہ دوسرے کے نزدیک بھی ہو ہو سکتا ہے دوسرے کے نزدیک اس کی سند میں خرابی ہو یا وہ منسوخ ہو یا اس کے ذہن میں کوئی توجیہ اور محمل اور ہو۔امام لیث بن سعد کا بیان ہے کہ میں نے امام مالک کے ستر ایسے مسائل شمار کیے جو کہ سب کے سب سنت کے مخالف تھے چنانچہ میں نے اس بارے ان کو لکھ کر بھیج دیا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے علم فقہ کا دیگر علوم میں سے انتخاب کیوں کیا؟

امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ جب میرا، ارادہ علم حاصل کرنے کا ہوا تو میں تلاش کرنے لگا کہ کون سا علم اچھا ہے؟ تو میں سب سے پہلے علوم کے فوائد پوچھنے لگا پس مجھ سے کہا گیا کہ قرآن سیکھو میں نے کہا اگر میں قرآن کو سیکھوں اور اس کو یاد کر لوں تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا؟ لوگوں نے کہا کسی مکتب و مجلس میں بیٹھ کر بچوں کو اور کم سن آدمیوں کو پڑھاؤ گے اور پھر کچھ عرصہ کے بعد ان میں سے کوئی لڑکا تم سے بڑھ کر یا تمہاری مثل حافظ ہو جائے گا تو تمہاری ریاست یعنی سرداری ختم ہو جائے گی۔میں نے کہا کہ اگر میں حدیث کو سنوں لکھوں اور اس میں ایسا کمال حاصل کروں کہ سب سے بڑھ کر محدث بن جاؤں؟ لوگوں نے کہا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 29, 2025

جب تم بڑی عمر کے ہو جاؤ گے اور حدیث پڑھاتے رہو گے اور کم سن اور نوجوان تمہارے شاگرد ہوں گے اور تم بھولنے سے نہیں بچ سکو گے تو تم پر جھوٹ کا طعن لگے گا تم پر اس کا عار ہوگا۔ تو میں نے کہا مجھے اس کی بھی ضرورت نہیں۔ پھر میں نے کہا نحو اور عربیت سیکھوں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ لوگوں نے کہا معلم ہوگے اور اکثر تمہاری تنخواہ دو یا تین دینار ہوگی۔ میں نے کہا اس کا بھی کوئی نہیں فائدہ، پھر میں نے لوگوں سے کہا کہ اگر میں شاعری سیکھوں اور اس میں کمال پیدا کروں تو کیا نتیجہ ہوگا؟ لوگوں نے کہا تم کسی کی تعریف کرو گے وہ تمہیں سواری اور خلعت دے گا اگر نہیں دے گا تو تم اس کی ہجو کرو گے پس بے عیبوں کو عیب لگاؤ گے میں نے کہا اس کی بھی کوئی حاجت نہیں۔ پھر میں نے کہا اگر میں علم کلام یعنی منطق سیکھوں؟ لوگوں نے کہا کہ اس علم کا سیکھنے والا ناقص باتیں کرنے سے نہیں بچتا میں نے کہا کہ اگر میں فقہ سیکھوں؟ لوگوں نے کہا کہ فقہ کو سیکھو گے تو تم سے مسئلے پوچھے جائیں گے فتوے لیے جائیں گے اور قاضی اور مفتی بنانے کیلئے بلایا جائے گا اگرچہ تم اس سے بچنے والے ہو گے۔ میں نے فیصلہ کر لیا کہ میرے لیے اس سے بڑھ کر کوئی علم زیادہ فائدہ مند نہیں ہے۔

اس مذکورہ عبارت سے وہم ہوتا ہے کہ شاید امام صاحب نے دیگر علوم حاصل ہی نہیں کیے نہیں بلکہ امام موفق بن احمد مکی مناقب امام اعظم میں بسند متصل ہیثم بن عدی طائی اور امام ابو یوسف سے نقل کیا ہے کہ امام صاحب نے پہلے ہر علم کو فرداً فرداً حاصل کیا پھر نظر بر فوائد دارین فقہ کو سب پر ترجیح دے کر اپنا خاص فن بنایا آپ کے دشمنان مذکورہ عبارت کا غلط مطلب مراد لیتے ہیں اس لیے باحوالہ صراحت کر دی اور تمام علوم میں فقہ کو ترجیح دینا اکابر سے بھی ثابت ہے ہم محدث ابن جوزی کی صید الخاطر کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔

محدث ابن جوزی اور تائید امام الائمہ

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالی علیہ صید الخاطر میں مختلف مباحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: " درس نظامی کے علوم میں سے افضل علم فقہ اس لیے ہے کہ کسی چیز کی سب سے بڑی افضیلت کی دلیل یہ ہوتی ہے کہ بندہ اس کے نتائج میں غور وفکر کرے جو شخص علم فقہ کے نتائج میں غور وفکر کرے گا تو اسے معلوم ہوگا کہ سب علوم سے افضل علم فقہ ہے کیونکہ اہل مذاہب کو فقہ کے ذریعے تمام حقوق پر برتری حاصل ہوتی ہے اگرچہ ان کا کوئی ہم عصر ان سے بڑھ کر قرآن وحدیث اور لغت کا علم جانتا ہو اس کا اندازہ تو اپنے زمانہ سے لگا سکتا ہے کہ ایک نوجوان فقہ کے اختلافی مسائل کو جانتا ہے تو وہ بے نیاز ہوتا ہے اور وہ حوادث زمانہ کو جانتا ہے اسے باقی علوم کے علما میں سے کوئی نہیں جانتا۔ فرماتے ہیں ہم نے دیکھا کہ کئی علما علم قرآن وحدیث وتفسیر ولغت میں بڑا ملکہ رکھتے ہیں لیکن وہ اس بڑھاپے اور بڑائی کی وجہ سے شریعت کے احکام سے ناآشنا رہتے ہیں اور کئی ایسے جاہل ہوتے ہیں کہ نماز میں کوئی غلطی ہو جائے تو ان کو علم نہیں ہوتا لیکن فقیہ کو بھی باقی علوم سے آشکار رہنا چاہیے کیونکہ وہ

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

فقیہ کامل نہیں بن سکے گا بلکہ اسے ہر علم سے وافر مقدار میں حصہ لیناچاہیے پھراس کے بعد علم فقہ میں وافر ملکہ پیدا کرے تاکہ دنیاو آخرت کی عزتیں نصیب ہوں۔ (25)

اب ہم علم فقہ کا ثبوت بخاری شریف سے پیش کرتے ہیں۔

بخاری مسلم اور فقہ کا علم

چونکہ غیر مقلدین کے ہاں ہر فرض سے اہم فرض مقلدین اور فقہ کے خلاف لکھنا ہے چنانچہ ہندوستان میں سب سے پہلے دو کتابیں:

1. ا ستقصاء الافحام در جواب منتهى الكلام
2. استيفاء الانتقام في نقص منتهى الكلام

ان دونوں کتابوں کا مصنف مولوی حامد حسین شیعی ہے جو کہ ۴ محرم ۱۲۴٦ھ کو میرٹھ میں پیدا ہوا اور ۱۸ صفر ۱۳۰٦ھ کو لکھنو میں فوت ہوا مذکورہ دونوں کتب مولوی حیدر علی فیض آبادی کی کتاب منتہی الکلام جو کہ شیعہ کے رد میں لکھی گئی تھی کے جواب میں لکھی ہیں۔ بخاری کا حوالہ ہم اس لیے پیش کر رہے ہیں کہ وہ سابقین میں سے ہیں اگرچہ خطا کو صدور ہر انسان سے ملائکہ اور انبیاء کے علاوہ ممکن ہے کیونکہ انسان مركب من الخطاء و النسيان چنانچہ علامہ بخاری نے بھی بعض مقامات پر جمہور سے منحرف ہو کر موقف اختیار کیا ہے چنانچہ امام بخاری ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل التونی ۲۵٦ھ اور امام ابو بکر بن العربی مالکی التوفی ۵۴۳ھ نے بھی جمہور کے خلاف کئی مسائل میں اختلاف کیا مثلاً اب محدثین کے ہاں حدیث حسن حجت و دلیل ہے جبکہ امام بخاری اور ابن عربی نے اس کا انکار کیا امام بخاری کی تحقیق کے اعتبار سے دائرہ تحقیق احادیث یقیناً تنگ ہو جاتا ہے۔(26) (27) تاہم چونکہ امام بخاری کی صحیح کو بعد از کتاب اللہ اصح الکتب ماناجاتا ہے اس لیے ہم فقہ کے ثبوت میں امام بخاری و مسلم کا حوالہ پیش کرتے ہیں:

حضرت ابو موسی عبداللہ بن قیس الاشعری المتوفی ۵۲ھ سے مروی ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو روحانی بارش میں لے کر آیا اس کی مثال ایسے ہے جیسے جسمانی بارش کہ جو زمین کے مختلف محلوں پر برستی ہے۔

اور اس سے مختلف قسم کے اثرات اور نتائج پیدا ہوتے ہیں مثلاً:

1. ایک خطہ اراضی وہ ہے جس پر بارش ہوئی اور اس خوشگوار زمین نے بارش کا پانی اپنے اندر خوب جذب کر لیا اور پھر گھاس، سبزی ترکاری اور مختلف پھولوں کی شکل میں اس زمین نے سبز و گایا۔

OPEN ACCESS
CC BY

2. دوسرا قطعہ زمین کا وہ ہے جس میں پانی رک تو جاتا ہے لیکن اس میں ہری گھاس اور پھول وغیرہ اگانے کی قابلیت نہیں ہوتی لیکن یہ زمین بھی مفید ہے کہ اس کے اندر رکے ہوئے پانی کو لوگ بھی اور جانور بھی پیتے ہیں اور کھیتی کو بھی وہ پانی مل سکتا ہے۔
3. تیسرے قسم کا ٹکڑا وہ چٹیل حصہ ہے جس میں نہ تو سبزہ اگانے کی استعداد ہوتی ہے اور نہ ہی پانی کو روکنے کی بس پانی آیا اور گیا۔([28])([29])([30])

طریقہ استدلال

اب غور کریں زمین کے تین خطوں میں سے بہتر کونسا حصہ ہے؟ اگرچہ پانی کا اپنی صحیح صورت میں رہنا بھی مفید ہے لیکن انسانوں اور حیوانوں کی دیگر مختلف ضروریات (اناج، ترکاری، پھل، پھول اور گھاس وغیرہ) پانی کے اپنی اصلی شکل پر رہنے سے تو حاصل نہیں ہو سکتیں اس لیے زمین کا پہلا ٹکڑا جس سے ہر قسم کی ضروریات پوری ہوتی ہیں سب سے بہتر ہے زمین کے پہلے خطے سے مراد حضرات فقہاء کرام ہیں جو اس روحانی بارش یعنی قرآن وحدیث کی مدد سے انسانی ضروریات کے مختلف پہلوؤں کو سیراب کرتے ہیں اور دوسرے خطے کی مثال حضرات محدثین کرام ہیں جو روحانی بارش یعنی قرآن وسنت اپنے حافظہ کے تالاب اور حوض میں جمع کر لیتے ہیں اور بندگان خدا اپنی دینی تشنگی اس پانی سے بجھاتے ہیں اور تیسرے خطے کی مثال ہم تم ماوشما کو سمجھ لیں کہ نہ محدث نہ فقیہ نہ اپنے کام کے نے دوسروں کے کام کے دنیا میں جیسے آئے چلے گئے۔

امام صاحب اور صاحبین ودیگر ائمہ کے اختلاف کی وجوہ اجمالیہ

پہلا سبب:	ایک فقیہ کے پاس دلیل/حجت پہلی دوسرے کے پاس نہ پہنچ سکی۔
دوسرا سبب:	حدیث تو پہنچی لیکن راوی ثقہ نہ ہو اس کی روایت قوی حدیث کے مخالف ہو۔
تیسرا سبب:	حدیث کو حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے بھول جانا۔
چوتھا سبب:	دلیل یا حدیث تو پہنچی لیکن اس سے مراد میں اختلاف ہو جاتا۔
پانچواں سبب:	جو دلیل یا حدیث پہنچی وہ منسوخ ہو چکی لیکن اس کا منسوخ ہونا معلوم نہ ہو۔
چھٹا سبب:	مجتہد ایک نص یا اجماع کو اس کے قولی نص واجماع کے معارض ہونے کے سبب چھوڑ دے۔
ساتواں سبب:	عالم کسی مسئلہ میں ضعیف حدیث پیش کرے یا استدلال جو کیا ہے وہ ضعیف ہو۔
آٹھواں سبب:	حدیث یا آیت کی حرکات وسکنات کا مختلف ہونا۔
نوواں سبب:	حکم کی علت میں اختلاف ہو جانا۔
دسواں سبب:	دو مختلف روایات کے منسوخ ہونے یا نہ ہونے میں اختلاف کا پایا جانا۔
گیارہواں سبب:	ثانوی ماخذ میں اختلاف کا پایا جانا مثلاً استحسان، قیاس وغیرہ۔
بارہواں سبب:	اصولی قواعد میں اختلاف کا ہونا مثلاً عام کو خاص کی حجیت میں اختلاف ہونا۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 29, 2025

تیرہواں سبب:	زیادہ اختلاف کا سبب لفظ کا مجمل مشترک وغیرہ ہوتا ہے۔
چودھواں سبب:	حدیث کے مجمل اور مبہم ہونے کی وجہ سے اختلاف کا ہونا۔
پندرہواں سبب:	بعض اوقات اختلاف کی وجہ سائنسی تحقیق بھی ہوتی ہے جیسے سپیکر کا مسئلہ وغیرہ۔
سولہواں سبب:	بعض اوقات مسائل کے استنباط میں اختلاف ہو جاتا ہے۔
سترہواں سبب:	اسباب ستہ کا استعمال عصر حاضر میں اکثر اختلاف کی وجہ اسباب ستہ کا استعمال ہوتی ہے۔
اٹھارہواں سبب:	کم علمی کم مطالعہ بھی اختلاف کا سبب بن جاتا ہے۔
انیسواں سبب:	ہٹ دھرمی عصر حاضر میں اختلاف کا سب سے بڑا سبب ہے۔

کیاامام اعظم فریق مخالف پر فوراً کفر کا فتویٰ صادر کر دیتے تھے؟

حضرت سیدنا امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ مختلف احادیث کے سبب تکفیر میں بہت احتیاط تدبر تشکر سے کام لیتے آپ فرماتے اگر کسی میں کفر کی ۹۹ وجوہ ثابت ہوں اور ایک وجہ سے ایمان ظاہر ہو رہا ہو تو اس ایک وجہ کو ترجیح دی جائے گی لہذا وہ کلام مومن کی حتی الامکان تاویل کرتے تھے چنانچہ صاحب الموافق لکھتے ہیں "ایک مرتبہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی کہ آپ اس شخص کے بارے میں فتوی بتائیں جو اپنے آپ کو مسلمان تو کہتا ہے لیکن اس کو جنت کی خواہش نہیں دوزخ کا ڈر نہیں مردار کھاتا ہے، بلا رکوع و سجود نماز پڑھتا ہے، بن دیکھے شہادت دیتا ہے، حق سے بغض اور فتنہ کو محبوب رکھتا ہے، رحمت سے دور بھاگتا ہے یہود و نصاری کے قول کی تصدیق کرتا ہے کیا ایسے شخص کو آپ کافر کہیں گے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا: ایسے شخص پر کفر کا فتوی صادر نہیں کریں گے کیونکہ اللہ تعالی کی خواہش کے مقابلے میں اس کو جنت کی خواہش نہیں، وہ دوزخ سے نہیں ڈرتا بلکہ آگ اور دوزخ پیدا کرنے والے سے ڈرتا ہے، مردار سے مراد مچھلیاں جو کہ مردار ہیں ذبح نہیں کرنا پڑتا وہ کھاتا ہے، وہ نماز جنازہ پڑھتا ہے کیونکہ وہ بلا رکوع و سجود ہے کلمہ شہادت پڑھتا ہے حالانکہ اس نے نہ خدا کو دیکھا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کو دیکھا، موت امر برحق ہے کہ اس سے بغض رکھتا ہے تاکہ خوب اللہ کی عبادت کر سکے، مال اور اولاد جن کو قرآن نے فتنہ قرار دیا ہے یہود و نصاری کے قول لیست النصاری علی شیء اور لیست الیہود علی شیء جو کہ قرآنی آیت ہے اس کی تصدیق کرتا ہے یہ جواب سن کر تمام اہل مجلس آپ کا منہ حیرت سے دیکھتے رہ گئے۔

مذاہب اربعہ کی ترجیح اور تقلید کی تخصیص کی وجہ حالانکہ صحابہ کرام کا زمانہ قریب تھا۔

بظاہر سوال پیدا ہوتا ہے کہ صحابہ کرام اور خلفائے راشدین کا زمانہ تو آقا صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کے قریب تر تھا پھر تو وہ تقلید کے مستحق تھے پھر مذاہب اربعہ کی تقلید کیوں کی جاتی ہے؟

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

وجہ اول

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃاللہ تعالی علیہ اس وہم کاازالہ یوں کرتے ہیں: مذاہب اربعہ کی کتب ابوابا مدون مرتب ہیں اور افادہ عام کیلئے مسائل اور جزئیات خاصی تفصیل کے ساتھ ان میں درج ہیں اور انہیں مذاہب اربعہ کی کتب کی عموما تعلیم وتدریس اور نشرواشاعت ہوتی رہتی ہے اور اپنی کتب سے لوگوں کی دینی طور پر پیش آمدہ سائل میں ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں اور بقیہ مذاہب کو فروغ حاصل نہ ہو سکا اگرچہ اجتہاد تا قیامت جاری رہے گا لیکن اب اجتہاد مطلقا ختم ہو چکا لہذا اب تقلید انہی مذاہب اربعہ میں بند رہے گی۔

وجہ دوم

امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ شریعت کی معرفت میں حضرات سلف پر اعتماد ضروری ہے چنانچہ حضرات تابعین نے صحابہ کرام پر اور حضرات تبع تابعین نے تابعین پر اعتماد کیا اسی طرح ہر دور کے علماء نے اپنے زمانہ سے ماقبل دور کے علماء پر اعتماد کیا اور عقل بھی اس کی خوبی پر دلالت کرتی ہے اس لیے کہ شریعت صرف نقل اور استنباط سے ہی معلوم کی جاسکتی ہے اور نقل اس وقت تک درست نہیں ہو سکتی جب تک کہ بعد میں آنے والا طبقہ ماقبل کے حضرات کے اتصال کے ساتھ شریعت حاصل نہ کرے لہذا جب سلف پر اعتماد کرنا ضروری ٹھہرا اور متعین ہو گیا کہ ان کے اقوال صحیح اسناد سے مروی ہوں اور اقوال مشہورہ میں مدون اور درج ہوں آپ لکھتے ہیں:

ولما اندرست المذاهب الحقة الا هذه الاربعة كان اتباعها اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنها خروج عن السود الاعظم ".([31])

کہ جب ان چار مذاہب کے علاوہ دیگر مذاہب حقہ مٹ گے تو انہی کی اتباع ہی سواد اعظم کی اتباع کہلائے گی اور ان کی تقلید سے باہر نکلنا بڑی جماعت سے باہر نکلنا شمار ہوگا۔

وجہ سوم

حضرت علامہ قاضی ثناءاللہ پانی پتی رحمۃاللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

اهل السنة قد افترق بعد القرون الثلاثة او الاربعة على اربعة مذاهب ولم يبق مذهب في فروع السائل سوى هذه الاربعة. ([32])

ترجمہ: اہل سنت تین یا چار قرون (صدی) کے بعد ان چار مذاہب پر منقسم ہوگئے اور فروع مسائل میں ان مذاہب اربعہ کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

وجہ چہارم

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کئی مجتہد تھے لیکن دیگر مصروفیات کی بناپر ان کے اصول و قواعد وضع نہ ہوئے خلفاء اربعہ بلاشبہ افضل تھے اور فہم و فراست اور استنباط و استخراج میں زیادہ ماہر تھے مگر امور سلطنت میں مشغول اور اسلام کو در پیش عظیم مسائل کے حل میں مشغول تھے اس لیے وہ ان چیزوں کی طرف مکمل توجہ نہ دے سکے اور انہوں نے اجتہاد کے اصول نہ بنائے اور ان کے بیان کردہ مسائل ہر شعبے کے بارے میں موجود نہ تھے اس لیے ان کی تقلید نہیں کی جاتی جبکہ آئمہ اربعہ کو دوسرے امور میں مشغولیت نہ تھی لہذا وہ دن رات امت کی آسانی کیلئے اصول و قواعد وضع کرتے اور مسائل کا استخراج کرنے اور انہیں ابواب میں ترتیب دینے میں مشغول رہے اس لیے ان کے اصول و فروع ہر باب میں موجود ہیں تو ان کی پیروی کی جاتی ہے۔

اس کی مشکوۃ شریف کی حدیث پاک سے بھی تائید ہوتی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: "جو سیدھی راہ جانا چاہتے ہیں وہ وفات یافتہ بزرگوں کی راہ چلے کہ زندہ پر فتنہ سے امن نہیں۔(33)

لہٰذا اگر کوئی ایسا مسئلہ در پیش ہو جس کی صراحت حنفی کتب میں نہ ہو تو اپنے سے زیادہ علم والوں کی اتباع کرنے کی اجازت ہے آج کل علماء کی اکثریت مسائل میں اعلی حضرت عظیم البرکت مجدد دین ولت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالی علیہ کے فتاوی رضویہ، فتاوی امجدیہ، بہار شریعت پر عمل کرتی ہے کیونکہ یہ بزرگ علم و تقوی میں اپنے زمانے کے تمام علماء پر فائق تھے۔

مذکورہ مباحث سے معلوم ہوا کہ مذاہب اربعہ ہی اب تا قیامت رائج رہیں کے پھر ان مذاہب اربعہ میں سے فقہ حنفی کو مقبولیت عامہ حاصل ہے، چنانچہ طوالت سے بچنے کیلئے فقط علامہ عبدالوہاب شعرانی کا ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے:

وقد تتبعت بحمد الله اقواله واقوال الصحابة لما الفت كتاب أدلة المذاهب فلم اجد قولا من اقواله او اقوال اتباعه الا وهو مستنداله اية اوحديث أو اثر اوالى مفهوم ذلك أو حديث ضعيف كثرت طرقه اوالى قياس صحيح شن اراد الوقوف على ذلك فليطاح كتابي المذكور.

ترجمہ: میں نے بحمد اللہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ اور ان کے اصحاب کے اقوال کی تحقیقات کیں جب میں نے کتاب الادلۃ المذاہب تالیف کی، پس میں نے آپ کے اقوال میں سے یا آپ کے اتباع کے اقوال میں سے کوئی قول ایسا نہ پایا جو کسی آیت، حدیث امر صحابی یا اس کے مفہوم کی طرف یا کسی حدیث ضعیف کی طرف جس کے طرق بکثرت ہوں یا اصل صحیح پر قیاس صحیح کی طرف مستند نہ ہو جو شخص اس حقیقت سے آگاہ ہونا چاہے وہ ہماری مذکور کتاب کا مطالعہ کرے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 29, 2025

الحمدللہ مقام ابی حنیفہ اور اس موضوع کے لوازم پایہ تکمیل کو پہنچے چونکہ غیر مقلدین آج کل فقہاء کی گونا گو بے ادبی کرتے نظر آتے ہیں جب کہ امام ترمذی نے فرمایا: "ہم اعلم بمعانی الحدیث: مطالب حدیث کو سب سے زیادہ فقہاء جانتے ہیں۔اس لیے ہم نے کوشش کی ہے کہ تمام حقائق مدلل طور پر عوام تک ایمانداری کیساتھ پہنچا کر فیضان ابی حنیفہ سے مشرف ہو سکیں اللہ تعالی تمام ائمہ اربعہ کے فیضان کو تاقیامت جاری وساری فرمائے اور اللہ تعالی اس تحقیق کو بندہ کی سیئات کا کفارہ بنا کر قبر وحشر میں آقا کی شرمندگی سے محفوظ فرماتے ہوئے اپنی رضا جس کو وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ کہا گیا ہے عطا کرے۔

اللهم طهر قلوبنا من النفاق و عملنا من الرياء و لساننا من الكذب اللهم انا نسالک من الخير كله عاجله و آجله ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم كما تقبلت من عبادک المخلصين من الانبياء والاولياء والشهداء والصالحين

اختتامیہ

امام ابو حنیفہؒ کی علمی اور فقہی خدمات نہ صرف ان کے زمانے میں اہم تھیں بلکہ آج بھی اسلامی فقہ اور قانون سازی پر گہرے اثرات رکھتی ہیں۔ان کے اجتہادی اصول،عدل وانصاف کے فلسفے،اور معاشرتی فکر نے مسلم معاشروں میں علم، فہم،اور رہنمائی کا معیار قائم کیا۔ تحقیق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی تعلیمات صرف فقہی مسائل تک محدود نہیں رہیں بلکہ ایک وسیع انسانی اور اخلاقی بصیرت کی نمائندگی کرتی ہیں، جو آج بھی مسلم فکری و عملی زندگی کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ اس مطالعے سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کی شخصیت اور علمی خدمات پر روشنی ڈالنا،اسلامی فکری تاریخ کو سمجھنے اور موجودہ دور کے مسائل کے حل میں فقہی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے نہایت ضروری ہے۔

مآخذو مراجع

(1) شامی، محمد امین بن عمر بن عبد العزیز عابدین،(م1836ء)ردالمحتار علی الدر المختار شرح تنویر الأبصار۔لاہور: مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ شیش محل روڈ، سن طباعت ھ۔ص293

(2) حموی، علامہ سید احمد بن محمد بن علی،(م1687ء)شرح الاشباہ والنظائر۔کراچی: مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ، سن طباعت 1985ء۔ج۱،ص۲۵

(3) الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان،(م1348ء)تذکرۃ الحفاظ۔لاہور: مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، سن طباعت 1995ء۔ج1،ص160

(4) الوزیر، محمد بن ابراہیم بن علی بن المرتضی،(م1437ء) الروض الباسم۔دمشق: مطبوعہ ادارۃ الطباعۃ المنیریہ، سن طباعت 2018ء۔ج1،ص160

(5) الذہبی، محمد بن احمد بن عثمان،(م1348ء)تذکرۃ الحفاظ۔لاہور: مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار، سن طباعت 1995ء۔ج1،ص158

(6)عسقلانی، احمد بن علی بن محمد،(م1449ء) تہذیب التہذیب۔لبنان: مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، سن طباعت 2004ء۔ج1،ص449

(7)القرشی، عبدالقادر بن محمد،(م1437ء) الجواہر المضیہ۔دکن: مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف، سن طباعت 2019ء۔ج1،ص25

(8)بخاری، محمد بن اسماعیل،(م870ء) التاریخ الصغیر۔بیروت: مطبوعہ دار المعرفہ، سن طباعت 1986ء۔ص101

(9)عسقلانی، احمد بن علی بن محمد،(م1449ء) تہذیب التہذیب۔لبنان: مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، سن طباعت 2004ء۔ ج5،ص179

(10)عسقلانی، احمد بن علی بن محمد،(م1449ء) تہذیب التہذیب۔لبنان: مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، سن طباعت 2004ء۔ ج1،ص101

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
March 29, 2025

(11) عسقلانی، احمد بن علی بن محمد،(م1449ء) تہذیب التہذیب۔ لبنان: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن طباعت 2004ء۔ ج10، ص66

(12) عسقلانی، احمد بن علی بن محمد،(م1449ء) تہذیب التہذیب۔ لبنان: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن طباعت 2004ء۔ ج10، ص63

(13) بخاری، محمد بن اسماعیل،(م870ء) صحیح بخاری۔ کراچی: مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، سن طباعت 1961ء۔ ج1، ص17

(14) عسقلانی، احمد بن علی بن محمد،(م1449ء) تہذیب التہذیب۔ لبنان: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن طباعت 2004ء۔ ج11، ص27

(15) کبری زادہ، احمد بن مصطفی،(م1560ء) مفتاح السعادۃ۔ بیروت: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن طباعت 1988ء۔ ج2، ص64

(16) دمشقی، اسماعیل بن عمر بن کثیر،(م1373ء) البدایہ والنہایہ۔ کراچی: مطبوعہ نفیس اکیڈمی اردو بازار، سن طباعت 1988ء۔ ج10، ص107

(17) اندلسی، ابو یوسف ابن عبدالبر،(م1070ء) کتاب الانتقاء۔ مصر: مطبوعہ لابن عبدالبر، سن طباعت 1970ء۔ ص142

(18) بغدادی، ابو بکر احمد بن علی،(م1071ء) الکفایہ فی علم الروایہ۔ قاہرہ: مطبوعہ دار ابن جوزی، سن طباعت 2011ء۔ ص231

(19) نیشاپوری، عبداللہ محمد بن عبداللہ،(م1012ء) مدخل للحاکم۔ بیروت: مطبوعہ دار ابن حزم، سن طباعت 2003ء۔ ص15

(20) ابن خلدون، عبدالرحمن بن محمد،(م1406ء) مقدمہ ابن خلدون۔ کراچی: مطبوعہ دارالاشاعت، سن طباعت 2022ء۔ ص445

(21) المبارکپوری، عبدالرحمن بن عبدالرحیم،(م1889ء) تحفۃ الاحوذی۔ لبنان: مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، سن طباعت 1997ء۔ ج2، ص15

(22) ہجویری، علی بن عثمان داتا گنج بخش ،(م1077ء) کشف المحجوب۔ لاہور: مطبوعہ نوریہ رضویہ پبلشنگ، سن طباعت 2021ء۔ ص212

(23) امرتسری، ثناءاللہ بن عطاءاللہ،(م1948ء) شمع توحید۔ لاہور: مطبوعہ متبہ قدوسیہ اردو بازار، سن طباعت 2014ء۔ ص52

(24) عسقلانی، احمد بن علی بن محمد،(م1449ء) تعجیل المنفعۃ بزوائد رجال اربعہ۔ دکن: مطبوعہ دائرۃ المعارف، سن طباعت 1906ء۔ ص4

(25) قادری، ڈاکٹر خلیل احمد، صید الخاطر (ترجمہ۔ بنام: فکر انگیز جواہرات)۔ لاہور: مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی اردو بازار، سن طباعت 2022ء، ص213

(26) الشوکانی، محمد بن علی،(1834ء) نیل اوطار۔ مصر: مطبوعہ دارالحدیث، سن طباعت 2005ء، ج1، ص22

(27) القرشی، حسین بن احمد،(1805ء) مسک الختام۔ حیدر آباد: مطبوعہ مکتبہ شفاعۃ القدسیہ، سن طباعت 1920ء، ج1، ص14

(28) بخاری، محمد بن اسماعیل،(م870ء) صحیح بخاری۔ کراچی: مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، سن طباعت 1961ء۔ ج1، ص10

(29) النیسابوری، امام مسلم بن حجاج القشیری ،(875ء) صحیح مسلم۔ بیروت: مطبوعہ دار ابن حزم، سن طباعت 2015ء، ج2، ص247

(30) التبریزی، شیخ ولی الدین،(1341ء) مشکوۃ۔ بیروت: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن طباعت 2014ء، ج1، ص28

(31) دہلوی، شاہ ولی اللہ احمد بن عبدالرحیم،(1762ء) عقد الجید۔ اسلام آباد: مطبوعہ شریعہ اکیڈمی، سن طباعت 1995ء، ص38

(32) پانی پتی، قاضی ثناءاللہ،(1810ء) تفسیر مظہری۔ دہلوی: مطبوعہ ادارہ اشاعت العلوم، سن طباعت 2007ء، ج2، ص64

(33) التبریزی، شیخ ولی الدین،(1341ء) مشکوۃ۔ (کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)، بیروت: مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، سن طباعت 2014ء، ج1، ص42

CC BY